اے ابوزبیرؒ
کامیاب تجارت مبارک ہو....!

حرکت الشباب المجاہدین کے قیادت عامہ کی طرف سے بیان

امیر حرکة الشباب المجاهدین شیخ مختار ابو زبیر ۔ رحمہ اللہ
کی شہادت پر امت مسلمہ سے تعزیت اور مبارکباد کا پیغام

جاری کردہ:

اردو ترجمہ:

ذو القعدة ۱۴۳۵ ھ

بســــم اللہ الرحمــــن الرحيــم

حرکةُ الشبا ب المجاھدین کی قیادت عامه کا بیان

امیر حرکة الشباب المجاھدین شیخ مختار ابو زبیر۔ رحمه اللہ

کی شہادت پر امت مسلمہ سے تعزیت اور مبارکباد کا پیغام

حرکــة الشــباب المجاهديــن

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں (انہیں) اپنے رب کے ہاں سے رزق دیے جاتے ہیں (۱۶۹) اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا ہے اس پر خوش ہونے والے ہیں اور ان کی طرف سے بھی خوش ہوتے ہیں جو ابھی تک ان کے پیچھے سے ان کے پاس نہیں پہنچے اس لئے کہ نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۱۷۰) اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ ایمانداروں کی مزدوری کو ضائع نہیں کرتے (۱۷۱) آل عمران

اور اللہ کی رحمتیں ہوں نبی آخر الزماں ﷺ پر جنہوں نے فرمایا:

شہداء کی روحیں سر سبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں۔ اُن کے لئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں پھرتی رہتی ہیں، پھر انہیں قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ اللہ رب العزت ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتے ہیں: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں حالانکہ کہ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں پھرتے ہیں۔ اللہ رب العزت اُن سے تین مرتبہ (یہ بات) فرماتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں انہیں کوئی چیز مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیں، یہاں تک کہ ہم آپ کے راستے میں دوسری مرتبہ قتل کئے جائیں۔ جب اللہ رب العزت دیکھتے ہیں کہ اُنہیں اب کوئی ضرورت نہیں ہے (کسی چیز کی حاجت نہیں ہے) تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ صحیح مسلم

امابعد:

اللہ کے حکم کے آگے سر جھکا کر اور اس کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے ہم اپنی محبوب امت سے بالعموم اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ، ہمارے شیخ اور امیر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور مجاہدین کے دستوں سے بالخصوص ان کی ایک بیٹے، معزز شہسوار، عالم دین، عسکری مسئول، رہنما اور حرکۃ الشباب المجاہدین کے بانی، شیخ مختار ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر دلی تعزیت کرتے ہیں۔ شیخ مختار ابوزبیر رحمہ اللہ اپنے دو ساتھیوں سمیت ۷ ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ کو ہونے والے ایک امریکی صلیبی فضائی حملے کے نتیجے میں شہید ہو گئے اور امت مسلمہ کی تاریخ کا ایک اور باب اس مرتبہ شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ کے خون سے منور ہو گیا۔

اور جب اس سخت مصیبت کے وقت اپنی امت سے تعزیت کر رہے ہیں ہم ہرگز کوئی ایسا کلمہ نہیں کہیں گے جو ہمارے عظیم رب کی ناراضگی کا سبب بنے۔ بے شک ہم نے اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے مصیبتوں کے ظاہر ہونے سے بہت پہلے ہی ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے۔ (۱۳۹) آل عمران

جہاد، قربانیوں اور سخاوت سے بھرپور ایک لمبے سفر کے بعد شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ بالآخر شہداء کی صفوں میں شامل ہو گئے جیسا کہ ہم اس کے بارے میں خیال کرتے ہیں۔ ان کی جہادی زندگی افغانستان سے شروع ہوتی ہے جہاں انہوں ابتدائی عسکری تربیت حاصل کی۔ جہاں تک صومالیہ کی بات ہے تو شیخ نے اس کے لیے ایک اسلامی ولایت کے قیام کا سوچ رکھا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قبائلی کے عمائدین کی ایک شوریٰ بھی قائم کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ شیخ نے مجاہدین کے مابین دعوت، عقیدہ توحید اور الولاء والبراء کے ترویج کے سلسلے میں بھی بہت مؤثر کردار ادا کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے شیخ پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

تاہم ہمارے یہ الفاظ شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ کی ہجرت اور اللہ تعالی کے کلمے کو دنیا میں سربلند کرنے اور دنیا بھر میں انصاف کے نظام کو قائم کرنے کے لیے کیے گئے جہاد کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

آپ اپنی طبیعت میں شائستہ اور سخاوت سے بھرے کردار کے مالک تھے۔ آپ کی زندگی بہادری اور شجاعت سے پُر تھی۔ شیخ اپنی قول و فعل کے سچے، اصولوں کے پکے اور صبر و عزیمت کا ایک مثالی نمونہ تھے۔ شیخؒ نیک اعمال میں جلدی کرنے والے اور ایمان پر ہر قسم کی قربانی کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کے معاملات کو اپنی کتاب کے مطابق چلانے کی زبردست خوبی عطا کی تھی۔

فاتح نے حق کے راستے پر سفر شروع کر دیا تھا۔۔۔ اور آج وہ شہادت کے نعمتیں حاصل کر رہا ہے

وہ جہاد کے میدان میں ایک مضبوط تنے کی مانند تھا۔۔۔ جس پر عزیمت اور بہادری کے جذبات کا غلبہ تھا

اے بہادر شہسوار۔۔ کیسی عظیم نعمتیں تھیں جو رب کے پاس آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔ وہ اپنے دشمنوں پر کسی آسمانی بجلی کی طرح جھپٹا

وہ ایک عالم تھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر مضبوطی سے کاربند تھا۔۔۔ وہ ہم میں اپنی تحمل اور اعلی کردار کی وجہ سے جانا جاتا تھا

وہ اپنے جہاد اور فیصلوں پر ثابت قدم رہتا تھا۔۔۔۔ وہ کبھی جنگ میں اپنے دشمن سے دبا نہیں بلکہ ہمیشہ مستعد رہتا تھا

اس نے اپنی زندگی کی تمام آسائشوں اور آرام کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔ اور اپنی زندگی کو تکالیف سے آراستہ کر دیا تھا

آپ اس کو امن دنوں میں خوشحال پاتے۔۔۔۔ تمام انسانوں سے آپ اسکو نرم پاتے

اور جنگ کے دنوں میں اپنے دشمن کے خلاف۔۔۔۔ وہ ایک بے خوف شیر کی مانند تھا اور مخالفین کے لیے اس کے دل میں کوئی رحم نہیں ہوتا تھا

شیخ کی شہادت اس وقت ہوئی جب آپ نے مشرقی افریقا کے مسلمانوں کے لیے قران مجید کی روشنی میں تلوار کو استعمال کرتے ہوئے ایک مضبوط قلعہ قائم کر لیا تھا۔ بڑے فتنوں کے وقت میں شیخ نے انتہائی بہادری سے جہاد کی کشتی کو طوفانی لہروں سے بچا کر ایمان کے ساحل پر محفوظ طریقے سے لنگر انداز کیا اور دشمنوں کے چالوں پر غالب آ گئے۔ بہت سے بڑی آزمائشوں کے وقت جب بہت سارے لوگ سمجھوتے اور مغلوب ہونے کا سوچ رہے تھے، شیخ اپنے ایمان اور اصولوں پر سمجھوتہ کیے بغیر ثابت قدم رہے۔

صومالیہ میں جہاد کے عظیم اور مشکل فریضے کو سر انجام دیتے ہوئے شیخ نے کبھی بھی فلسطین، برما (میانمار)، شمالی افریقہ اور وسطی افریقہ میں اپنے مظلوم بھائیوں کی نصرت کو نہ بھولے۔ بلکہ وہ ہر وقت اس عمل میں لگے رہتے تھے کہ کسی طرح سے صلیبیوں یعنی یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کے شر سے اپنے بھائیوں کو بچائیں۔ شیخ نے صبر اور ثابت قدمی سے اسلام کے دشمنوں، صلیبیوں اور ان کے مرتد اتحادیوں سے اسلامی سرزمینوں کی حفاظت کی اور ان کے خلاف جہاد کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ آپ کو وہ مل گیا جس کے لیے آپ اتنی کوششیں کر رہے تھے۔ اے ابو زبیر۔۔ کامیاب تجارت مبارک ہو!

ایمان والوں میں سے ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا پھر ان میں سے بعض تو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض منتظر ہیں اور عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی (۲۳) الاحزاب

ہم اس موقع پر اپنے مجاہدین بھائیوں اور صومالیہ کے بہادر قبائل کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ امارت اسلامی کے خلاف بدنیتی پر مبنی صلیبی امریکی اور مغربی حملے کو کچلنے کے فریضے کو سر انجام دینے کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ جس طرح صلیبی اپنے مذہبی، سیاسی اور نظریاتی اختلافات بھلا کر ہم سے لڑ رہے ہیں اسی طرح آپ بھی ان کے خلاف متحد ہو جائیں کیونکہ اسلام کا رشتہ ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتا ہے۔ آپ بھی اپنی زندگیاں اس چیز کے لیے قربان کر دیں جس کے لیے آپ کے امراء نے اپنی جانیں قربان کیں اور اپنے امراء کا انتقام لیجیے۔ امریکیوں، ان کے صلیبی اتحادیوں اور ان کے مرتد ساتھیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیجیے جو کہ آپ پر فرض ہے۔ جب تک آپ کے دل دکھ رہے ہیں اور آنکھیں نم ہیں اس وقت تک کفار کو کسی بھی قسم کی لطف اٹھانے کا موقع نہ دیں۔

مشرقی افریقہ، ممباسا، بنگایو، حرار اور تمام دنیا میں بسنے والے ہمارے بھائیوں۔۔ استقامت رکھیے اور ثابت قدم رہیے۔۔ اللہ کی قسم ہم آپ کو نہیں بھولے، کیسے کوئی اپنے خاندان اور بھائیوں کو بھلا سکتا ہے؟ جان لیجیے کہ اللہ کی مدد سے ہم کبھی بھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے اور ہم سے جتنا ہو سکا آپ کی مدد کریں گے۔ اطمینان رکھیے کہ ہم ان ظالموں کو سزا دینے میں کوئی دیر نہ کریں گے جنہوں نے آپ کو اور آپ کے عزیزوں کا قتل عام کیا۔ پس آپ آنے والے مدد کی خوش خبریاں سنیں۔

اسی طرح ہم تمام دنیا میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ شیخ کی شہادت سے صومالیہ کے جہاد میں تعطل نہیں آئے گا بلکہ مزید پھلے پھولے گا ان شاء اللہ۔ کیونکہ ہمارا دین قیامت تک قائم رہنے کے لیے آیا ہے اور ہماری شریعت کوئی ایسا نظریہ نہیں کہ جو اپنے لیڈر کی موت کے ساتھ ہی اپنی موت آپ مر جائے بلکہ یہ ایک عقیدہ ہے، ایک ایسا مضبوط عقیدہ جو شہداء کے خون اور ہڈیوں سے سیراب ہوتا ہے اور پھر مضبوط ہو کر بڑھتا ہے۔ اور نہ ہی ہمارا جہاد شیخ ابو زبیر رحمہ اللہ کی شہادت سے رکے گا، اگر اسی طرح کسی ایک فرد کی شہادت سے جہاد رکتا تو یہ اسی دن رک جاتا جس دن رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اس دنیا سے چلے گئے یا پھر اسی دن رک جاتا جب ہمارے یہ شیوخ شہید ہو گئے؛ شیخ اسامہ بن لادن، شیخ ابو مصعب الزرقاوی، شیخ ابو عمر البغدادی، شیخ ملا داد اللہ، شیخ بیت اللہ محسود، شیخ عمر دوکوف اور شیخ ابو سفیان الشعری۔ رحمہم اللہ اجمعین

یہ قائدین اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ یہ جہاد کا دور ہے اس انہوں نے اپنے کندھوں پر یہ ذمہ داری اٹھا کر عزیمت کی راہوں پر چل پڑے۔ انہوں نے جمہوریت سمیت ہر قسم کی کفری طریقوں سے قائم حکومتوں کو ماننے سے انکار کیا۔ انہوں نے انکار کیا اس بات سے کہ اللہ کی دین میں کوئی اور بات شامل کی جائے یا پھر اللہ کے قانون کے علاوہ کوئی اور قانون چلے۔ انہوں نے اپنے آنکھوں سے دشمنانِ اسلام کے جتھوں کو ہر طرف سے اسلام پر حملہ آور ہوتے دیکھا۔ لیکن انہوں نے اسے گھر بیٹھنے کا بہانہ نہیں بنایا اور نہ اہل ارجاء کے ساتھ بیٹھ کر امت کو دھوکہ دیا۔ بلکہ اس سب کچھ نے انہیں اسی وقت کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر امتِ مسلمہ کو متحرک کرنے اور ان میں جہادی روح پھونکنے کے لیے مجبور کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور محمد (ﷺ) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا (۱۴۴) آل عمران

شیخ عبدالرحمٰن السعدی اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں: "یہ آیت اللہ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے کسی بڑے رہنما سے محروی کی صورت میں کسی فرض سے ہاتھ نہ کھینچے کی ہدایت ہے۔ اس پر عمل اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک مذہب کے ہر شعبے میں اہل افراد کا گروہ نہ تیار کیا جائے، سو اگر کسی رہنما کی وفات ہوتی ہے تو یہ اسکی جگہ لے لیں۔ مسلمانوں کی نیت تو صرف استطاعت کے مطابق اللہ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے جہاد کی تیاری ہے بجائے اس کے کہ وہ خود کو کسی رہنماء کے محتاج کر لیں۔"

ہم آپ کو پھر یقین دلاتے ہیں کہ شیخ نے اپنے پیچھے ایسے رجال چھوڑے ہیں جو کسی بھی ظلم اور اپنے مذہب کی کسی بھی نافرمانی کو مسترد کرتے ہیں۔ یہ ایسے مرد ہیں کہ زمین کے چپے چپے پر اللہ کے دین کا غلبہ ہونے تک، انصاف کی فراہمی تک، مسلمانوں کو کلمہ توحید تلے متحد کرنے تک اور اسلامی سرزمینوں کو صلیبیوں سے پاک کرنے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

اس کے بعد حرکۃ الشباب المجاہدین کی قیادت عامہ شیخ احمد عمر ابو عبیدہ حفظہ اللہ کی تقرری کا اعلان کرتی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ انہیں حق پر ثابت قدم رکھے۔ حرکۃ الشباب المجاہدین کی قیادت عامہ اس موقع پر قاعدۃ الجہاد اور اس کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے اپنی بیعت کی بھی تجدید کرتی ہے۔

یقیناً دنیا بھر میں اسوقت جہادی تحریکوں میں پختگی آنے کے بعد امت مسلمہ کے افق پر صبح نو کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ فلسطین، عراق، شام، افغانستان، جزیرۃ نما عرب، مغرب اسلامی، چیچنیا اور دنیا میں دوسری جگہوں پر صلیبی صیہونیوں اور ان کے مرتد معاونین کے جبر کی وجہ سے مسلم نوجوانوں میں جہادی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اسی طرح مجاہدین کی انتھک محنت، قربانیوں، مضبوط ایمان اور دشمن کے خلاف جرات مندانہ اقدامات نے جہاد کی شدت میں مزید تیزی اور حدت پیدا کی ہے۔

اور آخر میں ہم اللہ کے دشمنوں سے کہتے ہیں کہ وہ اسی چیز کی توقع کریں جو انہیں سخت پریشانی میں مبتلا کرے اور اپنے بوئے گئے فصل کو کاٹنے کے لیے تیار رہیں۔ اپنے علماء اور امراء کا انتقام لینا اب ہم پر فرض ہو گیا ہے اور اسے ہم کبھی بھی نہیں بھول سکتے چاہے کتنی ہی مدت گزر جائے۔ بہت جلد تم لوگ اپنے کرتوتوں کا تلخ سبق چکھنا ہو گا۔ انشاء اللہ

اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں (۱۲۲) الشوریٰ

اللہ اکبر

اور عزت اللہ، اسکے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین نہیں جانتے۔

ذو القعدة ١٤٣٥ هـ

لا تنسونا من صالح دعائكم

اپنی دعاوں میں ہمیں نہ بھولیں